271

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۱۱ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۱ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں آج درد زیادہ رہا۔ اس کے علاوہ ٹانگ میں بھی درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی تاحال لاہور میں تشریف فرما ہیں۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رمضان کے آخری عشرہ میں بخار اور پیچش سے بیمار ہوئے تھے۔ اور اب تک بیمار رہے ہیں۔ اب بخار تو ٹوٹ چکا۔ لیکن زکام۔ کھانسی اور شدید ضعف ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

میاں فضل کریم صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل دہلی صدر انجمن احمدیہ کے نائب مشیر قانونی ...

رسید مژدہ کہ ایّامِ نوبہار آمد

وہ مبارک اور مقدس ایّام جن کے لئے ہر احمدی تمام سال چشم براہ رہتا اور گن گن کر دن گزارتا ہے۔ جو ہر احمدی کے لئے عید سے بھی زیادہ مسرت اور خوشی کے دن ہوتے ہیں۔ اور جن کی رُوحانی برکات اور فوائد کا اندازہ بیان سے باہر ہے۔ بالکل قریب آ گئے ہیں۔ یعنی جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں اب قریباً ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ یہ وُہ جلسہ ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایمانوں میں جلا پیدا کرنے۔ دلوں میں عزم اور جوشِ عمل بڑھانے اور حصُولِ قربِ الٰہی کے شوق میں اضافہ کرنے نیز احباب جماعت میں تعارف و اتحاد اور یگانگت و محبت کی رُوح کو ترقی دینے کی پاکیزہ اغراض کے ماتحت قائم فرمایا۔ اور ہر احمدی جو اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ جانتا ہے کہ یہ جلسہ اپنے اندر کیسی روحانی حلاوت اور شیرینی رکھتا ہے۔ اور اس سے غیر حاضری کتنی افسوسناک اور رنجدہ بات ہے۔ پس اس مبارک موقعہ پر قادیان پہونچنے کے لئے ہر ایک احمدی کو ابھی سے پوری طرح تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

آج دُنیا انتہائی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ ایک عالمگیر تباہی پھیل رہی ہے۔ مصائب اور پریشانیوں کے بادل چاروں طرف چھائے ہوئے ہیں۔ دُنیاوی اسباب اور دُنیوی لیڈروں پر نگاہیں رکھنے والے حیران ہیں۔ اور آنے والی مشکلات کے تصور سے کانپ رہے ہیں۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ کہ ان کے لئے راہِ نجات کیا ہے۔ اور اس موقعہ پر انہیں کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے اس کی راہ نمائی کا تسلی بخش اور معقول انتظام فرما دیا۔ اور انہیں ایک ایسا امام عطا فرمایا جسے اس کی تائید اور نصرت حاصل ہے۔ اور جس کی راہ نمائی کی صحت کا تجربہ بیسیوں نہیں سینکڑوں بار کیا جا چکا ہے۔ اور جس کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے بیسیوں نشانات موجودہ جنگ ہی کے سلسلہ میں بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور حضور کی ہدایات سننے کا بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے جلسہ سالانہ سے بہتر موقعہ تمام سال میں اور کوئی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے اس سے بہتر سے بہتر رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا ہر دوست کا فرض ہے۔

ممکن ہے۔ بعض لوگوں کی نظر میں وُہ مشکلات ہوں۔ جو آج کل بظاہر سفر میں پیش آنے کا احتمال ہوتا ہے یا ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں میں اضافہ کا خیال دل میں روک بن رہا ہو۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سفر اور اس خرچ کے نتیجہ میں انہیں قادیان سے جو کچھ حاصل ہو گا۔ وُہ اس سے بہت زیادہ قیمتی اور بہت زیادہ فائدہ مند اور نفع رساں ہو گا ممکن ہے۔ انہیں اس سال چند روپے زیادہ خرچ کرنے پڑیں۔ لیکن وُہ روحانی خزانہ جو وُہ یہاں سے حاصل کر سکیں گے۔ اس کی قدر و قیمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ سفر میں مشکلات کا احتمال ضرور ہے لیکن کیا دُنیا کے کام رُک گئے ہیں لوگ اپنے کاروبار کے سلسلہ میں سیر و تفریح کے لئے۔ بیاہ شادیوں اور میل جول کے لئے اب بھی اسی طرح سفر کرتے ہیں جس طرح پہلے کرتے تھے۔ تکالیف بھی اُٹھاتے مگر سفر کرتے ہیں۔ تو پھر ایسے سفر کی راہ میں جس کا نتیجہ اتنا نفع رساں ہو۔ جس کی بدولت انسان کے لئے ابدی زندگی کا سامان پیدا ہو سکتا ہو اور جو اس کی اخروی زندگی کو سنوار کے علاوہ اس کی اس زندگی کی مشکلات۔ اور پریشانیوں میں بھی اس کے لئے مفید ہو۔ اسے اختیار کرنے کی راہ میں کسی معمولی تکلیف یا روک کو حائل ہونے دینا کوتاہ بینی ہے۔ جس کی کسی مومن سے توقع نہیں کی جا سکتی۔

دُنیا اس وقت ایک عام بے اطمینانی کا شکار ہے۔ زر اموال اور جائیدادوں پر خوفناک تباہی آ رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قہری نشانات نے بڑے بڑے مادہ پرستوں اور دہریوں کو ایک قادر مطلق ہستی کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ ایک عالمگیر انقلاب ہونے والا ہے۔ اور دُنیا میں ہر لحاظ سے ایک ایسا خلا پیدا ہو رہا ہے۔ جس کے ایک حصہ یعنی مذہبی حصہ کو پُورا کرنا جماعت احمدیہ کے ذمہ ہو گا۔ اور اگر جماعت کے دوست بروقت اس کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ کر سکیں گے۔ تو وُہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآنہ ہو سکیں گے۔ اور اس تیاری کے لئے ہر احمدی کا مرکز میں پہونچنے کی کوشش کرنا۔ اور یہاں آ کر اپنے امام کے ارشادات کو سُننا اور اُن پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا نہایت ضروری ہے

اور اس لئے حتی الوسع کسی احمدی کو اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ یہ موقعہ سال کے بعد ایک بار ہی میسر آتا ہے۔ دنیا کے باقی کام تو سارا سال ہی ہوتے رہتے ہیں۔ مگر جلسہ سالانہ کے مبارک دن سال بھر کے بعد ہی آتے ہیں۔ اور اس لئے انکی قدر و قیمت کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے ان سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ہمارا جلسہ سالانہ جہاں احمدیوں کو ایک حیات نو بخشنے والی اور اشاعت اسلام کیلئے ان کے قلوب میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے والی تقریب ہے۔ وہاں سعید روحوں کے لئے ہدائت کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ اور سالہا سال کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اس جلسہ میں شریک ہونے والے غیر احمدی احباب میں سے ۹۰ - ۱۰۰ فیصدی ضرور داخل سلسلہ ہونے کا شرف حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے غیر احمدی اعزہ و اقارب اور دوسرے زیر تبلیغ اصحاب کو جلسہ سالانہ پر لانیکی کوشش کریں۔ اور اسطرح انکی ہدائت و فلاح کے لئے اگر مالی لحاظ سے خود کچھ زیر بار بھی ہونا پڑے۔ تو اس سے حتی الوسع دریغ نہ کریں۔ کیونکہ اس سے بہتر تبلیغ کا ذریعہ اور کوئی نہیں ہو سکتا یہاں جو لوگ آکر من حیث الجماعت احمدیوں کے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں۔ انکے میلانات اور رجحانات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کے عزائم اور ارادوں کو دیکھتے ہیں۔ اور ان کو سعی و کوشش کی منزل معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ سلسلہ کے علماء کے موہنہ سے جماعت کے عقائد اور خیالات کو سنتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روحانی حقائق و معارف اور نکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ تو ان کے لئے ہدائت پانا بہت زیادہ سہل ہو جاتا ہے یہاں دو تین روز ان کو مشاہدہ کا جو موقعہ میسر آتا ہے۔ وہ سالہا سال کی تبلیغ کی نسبت بھی اکثر اوقات زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ پس اس سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دنیا کے مشکلات اور مصائب میں سے اطمینان سے گزرنیکا طریق

"دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پرخار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہے۔ لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے۔ جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشے سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں۔ اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ سے سچا تعلق ہو۔ تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی۔ جو ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دنیا عجب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچے کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے۔ اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض دفعہ نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور صراط مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہونچاتا ہے۔ اور پھر اور مشکلات میں پھنستا ہے۔" (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء)

تبلیغ خاص کے چندے پر بڑی اور چھوٹی جماعت خاص توجہ دے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مکرمی بابو شریف احمد صاحب۔ رائے بریلی نے چندہ تحریک تبلیغ خاص اپنی طرف سے ۲۵۰ اور اپنے گھر والوں کے ۱۰ اور ٹھیکیدار عبد الحمید صاحب جگت پور ضلع رائے بریلی نے اپنی طرف سے ۱۰۰ اور اپنے گھر والوں کے ۱۰ ارسال فرماتے ہیں۔ اور جماعت لکھنؤ کیطرف سے ۹۷ کا وعدہ آچکا ہے۔ اور رقم چندہ کے ساتھ آنے والی ہے۔ مکرمی سیٹھ اختر حسین صاحب لکھنؤ اپنی طرف سے اس میں ایک سو روپیہ مزید ارسال فرماتے ہیں۔ پس اس طرح جماعت لکھنؤ کا وعدہ ۱۹۷ ہو گیا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بعض احباب نے "تبلیغ" کے چندہ کی ادائیگی دسمبر کے پہلے ہفتہ میں تنخواہ ملنے پر کرنے کا لکھا ہے۔ اور بعض نے اپنی خاص مجبوریوں کے باعث جنوری میں دینے کا بھی وعدہ حضور کے پیش کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان سب کو منظوری عطا فرما دی ہے۔ سابقون میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک ادا کر لیں۔ یا زیادہ سے زیادہ دسمبر کے پہلے عشرہ میں۔

پس وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ اور ان کا وعدہ ہے۔ کہ رقم پھر ارسال کریں گے۔ وہ خود بخود اپنے وعدوں کی رقوم ارسال کر دیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تبلیغ خاص میں جو وعدہ کرے گا۔ سمجھا جائے گا کہ وہ خود ہی رقم بھیجدے گا۔ اگر وہ خود نہ بھیجے گا۔ تو اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اس لئے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ نقد ادا کر دے۔ اور اگر زیادہ رقم دینا چاہتا ہے۔ اور ساری رقم اس کے پاس نقد نہیں۔ تو بقیہ بعد میں ادا کرنے کے لئے وقت مقرر کر دے۔ اور پھر خود ہی اس وقت تک بھیجدے۔ دفتر اس بارے میں کوئی یاد دہانی نہیں کرائے گا۔ غرض یکمشت وعدہ کی رقم ایک ماہ تک (یعنی ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک) آجانی چاہیئے۔ بڑی اور چھوٹی ہر ایک جماعت کو تحریک تبلیغ خاص کیطرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وقت کم ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہر جماعت یہ بھی نوٹ رکھے کہ سال ہشتم کے وعدوں کے ادا کرنے کی آخری تاریخ بھی ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء ہے۔ کیونکہ اس تاریخ کو ایک سال پورا ہو جاتا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بھرتی کے لئے ضلع سیالکوٹ کا دورہ

تیسری احمدیہ کمپنی میں احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو ضلع سیالکوٹ کا دورہ کریں گے۔ مقام بھرتی اور وقت کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ دوسرے اضلاع کے پروگرام کا بھی عنقریب اعلان ہوگا۔ احباب و عہدہ داران نوجوانوں کو بھرتی کے لئے تیار رکھیں۔ (ناظر امور عامہ)

آئندہ یوم وقار عمل

آئندہ یوم وقار عمل مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۲۱ ہش بروز آخری جمعرات منایا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ پچھلے ماہ کے آخر میں بھی ایک یوم وقار عمل منایا گیا تھا۔ لیکن وہ دراصل ماہ تبوک (ستمبر) کی بجائے تھا۔ جبکہ بوجہ رمضان المبارک یوم وقار عمل ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب احباب قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) مقام عمل وہ سڑک ہے جو باب الانوار سے قادر آباد کو جاتی ہے۔

(۲) وقت ٹھیک صبح ۸½ بجے ہے۔

(۳) اس روز یا ایک روز قبل سفر کرنے کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ سے اجازت نامہ حاصل کیا جانا ضروری ہے۔

(۴) بیماری یا کسی اور معذوری کی بناء پر رخصت پہلے حاصل کی جانی چاہیئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ معقول عذرات رکھنے والے دوست اطلاع کر کے رخصت حاصل نہیں کرتے۔ جس کے باعث انہیں بھی غیر حاضرین کی صف میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ رخصت حاصل کئے بغیر کام پر نہ آنے والے بہر حال غیر حاضر متصور ہوں گے۔ خواہ ان کے عذر کیسے ہی معقول کیوں نہ ہو۔ مجلس خدام الاحمدیہ امید کرتی ہے۔ کہ احباب اپنے ضروری کاموں کو پس پشت ڈال کر بھی شامل عمل ہونگے۔ کہ یہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نہائت ہی بابرکت تحریک ہے۔

ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

272

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات پیر حاجی احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ہوشیارپور

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو غالباً ۱۸۷۱ء یا ۱۸۷۳ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ میری عمر نو دس سال کی ہوگی۔ محرم کا مہینہ تھا۔ پانچویں محرم کے قبل یا بعد میں لڑکوں سے مل کر کھیل رہا تھا۔ غالباً اس کھیل کا نام پنجابی زبان میں گھدو گھوڈی ہے۔ مغرب کا وقت تھا۔ ہم کھیل ہی رہے تھے۔ کہ دفعتہً اس قدر روشنی ہوئی۔ کہ اس سے قبل میں نے ایسی روشنی نہ دیکھی تھی۔ میں اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ روشنی تقریباً پانچ منٹ تک رہی۔ اسی وقت ناگاہ میری نظر آسمان کی طرف اٹھی۔ تو مجھے دُم دار ستارہ نظر آیا۔ اس کی دُم بہت لمبی تھی۔ انہی ایام میں میرے والد سید نظام الدین صاحب بعارضہ تپ محرقہ بیمار تھے۔ جن کی عمر اس وقت غالباً پچاس برس کی تھی۔ جب میں کھیل کود کر گھر واپس آیا۔ تو انہوں نے اُس وقت ازراہ شفقت مجھے چھاتی سے لگا لیا۔ اس وقت میں نے دُم دار ستارے کے متعلق وہ تمام کیفیت والد صاحب کو سنائی۔ اس پر آپ نے ایک لمبا سانس لے کر فرمایا۔ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ لوگ بہت خوش نصیب ہوں گے۔ جو اُن کے زمانہ میں ہوں گے۔ اور اُن پر ایمان لائیں گے۔

سب سے پہلی آواز احمدیت کے متعلق تھی۔ جو میرے کانوں میں ڈالی گئی۔ اس کے چند سال بعد میں طبیہ کالج لاہور کی حکیم حاذق کلاس میں داخل ہوا۔ پھر ۱۸۸۱ء میں برائے ملازمت سوجان پور ضلع گورداسپور میں ڈسپنسر میں گیا۔ جمعہ کا دن تھا

وہاں کی مسجد میں ایک ... سے جمعہ ... نے مجھ سے یہ کہا۔ کہ قادیان میں ایک شخص نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ معلوم نہیں۔ یہ واقعات اس تک کہاں سے پہونچے۔ شاید اس وقت تک براہین احمدیہ چھپ گئی تھی۔ یا نہیں۔ (چھپ چکی تھی مرتب)

(۱)

اس کے بعد میں غالباً فروری۔ یا مارچ میں مختلف دیہات کا دورہ کرتے ہوئے قادیان پہونچا۔ اس وقت قادیان میں اتنی آمد و رفت نہ تھی۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہوا۔ اور مختلف نمازوں کے اوقات میں حضور علیہ السلام سے شرف ملاقات حاصل کرتا رہا۔ اور حضور کی نصائح سے بھی مستفید ہوتا رہا۔ اس وقت تک حضور نے بیعت کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی لوگوں میں بیعت کا کوئی ذکر اذکار تھا۔ درحقیقت اعتقادی رنگ میں میں حضور کا اسی وقت سے معتقد ہو چکا تھا۔ پھر ۱۱ اگست ۱۸۸۵ء میں گورداسپور سے راولپنڈی تبدیل ہو گیا۔

(۲)

۱۸۹۵ء میں پھر گورداسپور آ گیا جس کی وجہ سے مجھے قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ اس دفعہ میں سول سرجن سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن کے ساتھ قادیان آیا تھا۔ اور یہیں سے کام شروع کیا تھا۔ اُن دنوں حضور علیہ السلام اپنے گھر سے خود ہی کھانا اُٹھا کر مسجد میں لاتے۔ اور آمدہ مہمانوں کے ساتھ مل کر کھاتے تھے۔ اس وقت ۱۸۹۲ء کی نسبت زیادہ رونق تھی۔ باوجود احباب کی کثرت کے پھر بھی حضور علیہ السلام کھانا مہمانوں کے ساتھ مل کر ہی کھاتے تھے

اور حضور نمازوں کے مختلف اوقات میں مہمانوں کو اپنی نصائح سے مستفید بھی فرماتے رہتے تھے۔

خاکسار اپنا کام کرتا ہوا قادیان سے موضع سیکھواں ... گیا ... میاں ... الدین صاحب اور ایک دو اور دوست مل کر نمازیں پڑھتے۔ اور حضور کے بعض ذکر اذکار کرتے تھے۔

(۳)

جب موضع سیکھواں سے فارغ ہو کر پھر قادیان بچوں کو دیکھنے کے لئے آیا۔ تو اس وقت پرانے مہمان خانہ میں جو چھاپہ خانہ تھا۔ اس میں حضور علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ اسی وقت غالباً کتاب ”ست بچن“ چھپ رہی تھی۔ یا چھپ چکی تھی۔ میں نے انہی ایام میں حضور علیہ السلام سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے مانگی۔ حضور نے کمال فراخدلی سے نہ صرف یہی بلکہ آئینہ کمالات اسلام بھی عنایت فرمائی۔ اور فرمایا۔ کہ پڑھ کر واپس کر دینا۔

(۴)

غالباً ۱۸۹۱ء میں پھر ٹیکہ کرنے کی غرض سے قادیان آیا۔ نومبر کا مہینہ تھا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو ٹیکہ لگوانے کے لئے کوئی خادم لایا۔ اور ساتھ ہی حافظ حامد علی صاحب مرحوم ایک طشت میں کچھ مٹھائی اور پھل اور دو روپے لے کر آئے۔ ٹیکہ کرنے کے بعد حافظ صاحب مرحوم نے کہا۔ کہ یہ چیزیں حضور نے بھیجی ہیں۔ میں نے مٹھائی اور پھل لے لئے۔ مگر دو روپے واپس کر دیئے۔ جب میں کام سے فارغ ہو کر نماز عصر کے لئے مسجد مبارک میں گیا۔ تو اس وقت حضور علیہ السلام نماز کے بعد مہمانوں کے پاس بیٹھ گئے۔ اور اسی وقت حضور نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے روپیہ کیوں واپس کر دیئے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور کی خدمت تو مجھے کرنی چاہیئے تھی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ ہم نے آپکو رشوت تو نہیں دی تھی۔ بلکہ اس خوشی میں دیئے تھے۔ کہ آپ نے حفظ ماتقدم کے طور پر ہمارے بچہ کا علاج کیا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور ہمیں دیہات کے نمبردار اور دوسرے لوگ بھی نذرانے دیا کرتے ہیں۔ کیا وہ ہمارے لئے جائز ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جائز ہیں۔ اور ساتھ ہی حضور نے مجھے دو روپے بھی دے دیئے۔

(۵)

ایک دفعہ میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جا رہا تھا۔ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کے پاس مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ملے جو اُس وقت بچے تھے اور ... کہ ... آپ ... میرزا نظام الدین کے پاس سے۔ اس پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ اُدھر کیوں گئے تھے۔ اُدھر تو لعنتیں برستی ہیں۔ میں نے سنکر جواب دیا ... کہ وہ میرے ... اور ... کام اس کے ذریعہ ہوتے ہیں۔

(۶)

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ میں نے حضور علیہ السلام کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ٹیکہ بھی کیا۔ اس وقت حضور علیہ السلام نے میرے پاس ایک روپیہ بھیجا۔ اور دعوت بھی کی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ حضور نے مثل حظ الانثیین پر عمل کیا ہے۔

(۷)

ایک موقعہ پر میں سینٹری انسپکٹر کی حیثیت صفائی دیکھتا ہوا محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز والی گلی سے آ رہا تھا۔ کہ حضور احمدیہ چوک میں کھڑے تھے اور کسی کو سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب لکھا رہے تھے۔ میں ابھی حضور سے چند قدم کے فاصلہ پر ہی تھا۔ کہ حضور نے فرمایا۔ تم سینٹری انسپکٹر ہو۔ دیکھو تو یہ کتنا گند پڑا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں جب بھی قادیان آیا ہوں۔ اس کے متعلق رپورٹ کر دیتا ہوں۔ اور اب بھی انشاء اللہ رپورٹ کروں گا۔

(۸) آخری واقعہ ۱۹۰۲ء کا ہے۔ کہ میں اسی وقت کھیرہاں ضلع ہوشیارپور میں ٹیکہ لگانے گیا اور وہاں سرکاری مدرسہ میں ٹھہرا۔ ماسٹر علی محمد صاحب ساکن راہوں وہاں پڑھاتے تھے۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ احمدی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں تو حضور پر دل و جان سے فدا ہوں۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ نے حضور کی بیعت کی ہے۔ میں یہ سنکر بہت حیران ہوا۔ کہ بیعت کیسی۔ میں تو اپنا تعلق حضور سے پیری مریدی کا خیال کرتا رہا۔ ماسٹر صاحب نے ایک آیت بیعت کے متعلق پڑھ کر سنائی۔ اور کہا۔ کہ حضور نے بیعت کا اعلان کر رکھا ہے۔ مجھے یہ سنکر بہت افسوس ہوا کہ اس سے قبل مجھے حضور کے بیعت لینے کا علم کیوں نہ ہوا۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بیعت کا خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھدیا۔ اور چند روز بعد حضور علیہ السلام کی طرف سے قبول بیعت کا خط بھی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر افریقن پریس میں

افریقن احمدی مردوں اور عورتوں کا تعمیر مسجد کے سلسلہ میں رضاکارانہ کام

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ لکھتے ہیں کہ ماہ اگست و ستمبر ۱۹۴۲ء کے کام کی رپورٹ مختصراً درج ذیل ہے۔

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ مسجد ٹبورا کی مالی امداد کی تحریک کے لئے تعلیم و تربیت اور مرکزی چندوں کی ادائیگی اور تحریک جدید کے وعدوں کی تکمیل اور مسجد ٹبورا کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض تاجروں سے تعمیری سامان کے لئے ۶۱ خطوط لکھے گئے۔

(ب) ترجمہ قرآن مجید بزبان سواحیلی اس عرصہ میں صرف بہت کم کام کیا گیا۔ اور مسجد کے کام کی نگرانی کی وجہ سے اس کام کے لئے زیادہ وقت نہیں مل سکا۔ اس کے علاوہ سات پاروں کا ترجمہ ٹائپ کرایا گیا۔ اور لینگوج کمیٹی کی تجاویز و مشورہ کے مطابق پندرہ پارے جو پہلے سے ترجمہ ہو کر تیار پڑے تھے ان کی نظر ثانی اور تصحیح کا کام کسی حد تک کیا گیا۔

نشر و اشاعت

اس عرصہ میں ایک نیا اشتہار Ukume Katika dunia wa Islam دو ہزار کی تعداد میں شائع کرایا گیا۔ یہ اشتہار ایک افریقن احمدی نوجوان امری بن عبیدی نے لکھا تھا۔ جو بعد تصحیح اس کے نام سے اس غرض کے لئے شائع کیا گیا۔ کہ ملکی باشندوں پر بظاہر حالات زیادہ اثر ہوگا۔ یہ اشتہار مختلف سکولوں اور مقامات میں اچھی طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ابھی کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کتب و اشتہارات بھی بذریعہ ڈاک و دستی تقسیم کئے گئے۔ ترجمہ قرآن بزبان انگریزی پہلا پارہ ایک یورپین کو دیا گیا۔ احمدیہ البم بھی ایک انگریز افسر کو دیا گیا۔ سواحیلی کتب الاسلام اور نماز افریقنوں کو دی گئیں۔ ایک انگریز خاتون کو تحفہ دیلز جنگ بیبیا کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ۔ پیغام احمدیت بزبان انگریزی دیا گیا۔ گذشتہ دنوں ڈائرکٹر آف ایجوکیشن آئے۔ انہیں بھی پیغام احمدیت پمفلٹ دیا گیا۔ الانذار۔ اختلافات بائیبل اور اشتہار دروازہ نبوت کھلا ہے یا بند زنجبار کے تین شیوخ کو روانہ کیا گیا۔ اور اسی طرح "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" بزبان سواحیلی ۴۰ کے قریب عیسائیوں کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین کا بیان "حکومت اور کانگرس کے متعلق ہمارا رویہ" بزبان انگریزی ۲۰۰ کی تعداد میں اور The Present War دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اور نیروبی سے اس کی تقسیم کا انتظام یورپین طبقہ میں کیا جا رہا ہے۔

ملکی اخبارات میں سلسلہ کا ذکر

اس عرصہ میں کئی نوٹس یہاں کے اخبارات نے ہمارے متعلق شائع کئے ہیں۔ ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں Muslims help war effort کے عنوان سے لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جنگی امداد کے لئے خالص احمدیوں پر مشتمل دو ڈبل کمپنیاں دی ہیں۔ آپ کا خیال ہے۔ کہ اس جنگ میں ہندوستان اور برطانی مفاد مشترک ہیں۔ اس لئے احمدی آپ کی تحریک پر جنگ میں خوب مدد دیتے ہیں۔ نیز لکھا کہ

"مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعت کا مرکزی مقام فورٹ ہال نیروبی پر واقع ہے۔ جہاں سے اسلام کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور اسلام کے متعلق ہر قسم کا لٹریچر بغیر کسی قیمت کے طلب کیا جا سکتا ہے"۔ ایسا ہی نوٹ سواحیلی اخبار [illegible] نے بھی شائع کیا ہے۔

ٹانگانیکا سٹینڈرڈ نے اپنے ۲۵ ستمبر کی اشاعت میں اور پھر ہفتہ واری ایڈیشن میں مندرجہ ذیل نوٹ Tabora's new Mosque کے عنوان سے لکھا کہ ٹبورا میں مارکیٹ کے قریب احمدیوں کی مسجد زیر تعمیر ہے۔ اس جماعت کے مبلغ شیخ مبارک احمد ۶ سال ہوئے یہاں آئے تھے۔ اب یہاں کافی جماعت ہے۔ اور انہوں نے جو سکول جاری کیا تھا۔ اب اسے حکومت سے امداد مل رہی ہے۔ زیر تعمیر مسجد کا ڈیزائن دلکش ہے۔ بہت سا کام احمدیوں نے رضاکارانہ طور پر کیا۔

اخبار Mambo Leo نے جو افریقن ویلفیئر سوسائٹی کی طرف سے دارالسلام سے شائع ہوتا ہے۔ ایک نوٹ سواحیلی زبان میں شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ شیخ مبارک احمد ٹبورا میں غرباء، یتامیٰ و مساکین کی امداد اور غرباء کی تجہیز و تکفین کا کام جس رنگ میں کر رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر ہماری رائے ہے کہ انہیں مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کا رئیس بنا دیا جائے۔

اخبار [illegible] نے اس ایڈریس کو جو گورنر صاحب بہادر کی ٹانگانیکا میں تشریف آوری پر جماعت کی طرف سے دیا گیا تھا من وعن شائع کر دیا ہے۔ اور اس کا خلاصہ ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ اور ٹانگانیکا سٹینڈرڈ نے روزانہ اور ہفتہ وار ایڈیشن میں دیا۔ اور علی الخصوص اس حصہ کو نقل کیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان امداد جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق گورنمنٹ کو موجودہ وقت میں مل رہی ہے کا ذکر تھا۔

احمدیہ مسجد ٹبورا

بفضل خدا احمدیہ مسجد ٹبورا کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔ درمیان میں چند دنوں بعض وجوہ کی بناء پر کام بند رہا ہے۔ بوجہ جنگ تعمیری سامان کے ملنے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب پھر کام شروع ہے اردگرد کے کمروں کی دیواریں چھت کے قریب پہنچ چکی ہیں۔ درمیانی ہال کی دیواریں بھی ۱۰ فٹ تک تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس عرصہ میں پتھر ختم ہو گیا جماعت کو تحریک کی گئی۔ تمام افریقن احمدی مرد و عورتیں پہاڑ پر جمع ہو گئیں۔ اور تین دن وقار عمل کے طور پر کام کیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے کافی پتھر ہتھوڑوں سے توڑ کر اکٹھا کر لیا گیا۔ روزوں میں اور سخت گرمی کے ہوتے ہوئے صبح سے دو بجے تک روزانہ بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے یہ کام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اجر عظیم دے۔ اور ان کے اس اخلاص کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد لوگوں کے لئے کئی رنگ میں کشش کا باعث ہو رہی ہے۔ ایک آدھ یورپین ضرور روزانہ مسجد دیکھنے کے لئے آ جاتا ہے۔ نیز اعلیٰ حکام بھی آتے ہیں۔ چند دن ہوئے گورنمنٹ کے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری ایک دن کے لئے ٹبورا آئے۔ اور باوجود سخت مصروف ہونے کے مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ اور کہنے لگے یہ تو بڑی شاندار مسجد ہے ہمارا تو خیال تھا۔ کہ معمولی سی عمارت ہوگی مسٹر ایشرووڈ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن حال ہی میں ٹبورا آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں نے مسجد کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ اور دوسرے دن دیکھنے کے لئے بھی آئے اور کہنے لگے کہ یہ سارے ملک میں Best mosque ہوگی۔ یہ صاحب تعلیم کے حاکم اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے مسجد کے معاملہ میں خاکسار کی بہت امداد کی ہے۔ اور حکام سے مل کر کئی معاملات میں ہمارے لئے کئی قسم کی آسانیاں پیدا کی ہیں۔ جو مدد بھی ان سے مانگی گئی۔ نہایت محبت سے پیش کی جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مسجد کا کام دیکھ کر کہنے لگے کہ افتتاح کے موقعہ پر آنے کی کوشش کریں گے۔ مسجد کی تعمیر کے کام میں مجھے بہت سا وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ اور سارے کام کی نگرانی صبح سے شام تک خود کرنی پڑتی ہے۔ احباب اس مسجد کی بابرکت تکمیل کے لئے دعا فرماویں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سے امداد جاری رکھیں
مشرقی افریقہ کے ہندوستانی احمدی احباب نے اس مسجد کی تعمیر سلسلہ میں خاص امداد دی ہے ۔ جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب اور محبی ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب ۔ اور برادرم مکرم فضل کریم صاحب لون ۔ اور مکرم برادرم عبد الکریم صاحب بٹ اور برادران سید عبد الرزاق شاہ صاحب اور میاں محمد اکرم خانصاحب غوری ۔ اور اسی طرح احباب جماعت کے تعاون کا ممنون ہوں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔ اور امید کامل ہے ۔ کہ وہ اس نیک و بابرکت کام کے لئے اپنے دست تعاون کو حسب معمول دراز رکھیں گے

ایک مقدمہ اور اس کا فیصلہ

یہاں گزشتہ چند ماہ سے ایک مقدمہ چل رہا تھا ۔ ایک افریقن احمدی جو گزشتہ سات سال سے احمدی ہے ۔ اس کی بیوی نے کچھ عرصہ سے اس کے ہاں رہنے سے اس وجہ سے انکار کر دیا کہ وہ احمدی ہے ۔ عورت کے رشتہ داروں نے اسے کہا کہ وہ طلاق دلوانا چاہتے ہیں ۔ اس پر احمدی خاوند نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ۔ کہ میری بیوی مجھے واپس ملنی چاہئے میں اسے طلاق دینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ اگر وہ طلاق لینا چاہتی ہے ۔ تو شریعت کے مطابق مہر واپس کرے اور خلع لے لے ۔ کارروائی میں خاوند نے یہ ثابت کیا ۔ کہ اس کی بیوی کا یہ کہنا کہ اسے چند دنوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا خاوند احمدی ہے غلط ہے ۔ بلکہ وہ سات سال سے جانتی ہے ۔ کہ وہ احمدی ہے ۔ ایک رشتہ دار کے مرنے پر چونکہ احمدی خاوند کے وارثوں نے حصہ نہ لینے دیا ۔ اور اسے مجلس سے نکال دیا ۔ اس وجہ سے یہ گھبرا گئی ۔ اور کہنا شروع کر دیا ۔ کہ اسے اب معلوم ہوا ۔ کہ اس کا خاوند احمدی ہے ۔ بہرحال عدالت نے اس کا فیصلہ ان الفاظ میں دیا کہ " اگرچہ میاں بیوی کے درمیان کوئی خاص مخاصمت نہیں سوائے اس کے کہ خاوند احمدیہ جماعت میں داخل ہوگیا ہے

[illegible]

اور بٹورا میں سنیوں اور احمدیوں کے درمیان سخت افتراق ہے ۔ اور باہمی مخالفت بہت زیادہ ہے ۔ یہانتک کہ باپ بیٹے سے جدا ہے ۔ اور بیٹا باپ سے جدا ہے ۔ حالانکہ احمدیت اور سنیت دونو اسلام کی شاخیں ہیں ۔ بیوی خاوند کے پاس بیس سال رہی ہے ۔ اور سات بچے جنے ہیں ۔ خاوند احمدی ہونے کی وجہ سے بیوی طلاق لینا چاہتی ہے ۔ اس لئے نصف مہر ادا کرکے وہ خاوند سے طلاق لے سکتی ہے "
اس فیصلہ پر خاوند نے ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس اپیل کی ۔ کہ اسے پورا مہر واپس ملنا چاہئے ۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے فیصلہ اپیل میں لکھ دیا ۔ کہ احمدی بوجہ نئے دین رکھنے کے اسلام کے لاء کے مطابق مہر بالکل ہی نہیں لے سکتا ۔ مگر پہلی عدالت نے جو نصف مہر دلوایا ہے وہ لے سکتا ہے ۔ اس پیچیدہ معاملہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے ۔ اور آئندہ کے لئے ایک رو کو بند کرنے کے لئے پراونشل کمشنر کے پاس خاوند نے اپیل کی ۔ اور پراونشل کمشنر اپنے مدلل فیصلہ میں لکھا ہے ۔ کہ احمدی مسلمان ہیں ۔ اور اسلام کے لاء کے مطابق ان کے معاملات کا تصفیہ ہونا چاہئے اور یہ کہ خاوند کو پورا مہر دیا جائے نہ کہ نصف ۔ اس فیصلہ کے خلاف اپیل گورنر صاحب کے پاس مخالفین نے کی تین افسروں کی مجلس ان اپیلوں کو سنتی ہے ۔ انہوں نے جب اس اپیل پر غور کیا ۔ تو ہر ایک ممبر کی الگ الگ رائے تھی ۔ اور کسی ایک رائے پر دو ممبروں کا اتفاق نہ ہو سکا ۔ اس وجہ سے گورنر نے فیصلہ دیا ۔ کہ پہلی عدالت کا فیصلہ درست ہے ۔ کہ احمدی مسلمان ہیں ۔ اور نصف مہر دیا جائے ۔
اس فیصلہ میں ایک بات ایسی ہے کہ جس کے متعلق مزید کوشش کرنا ضروری ہے ۔ اور وہ یہ کہ احمدیت قبول کرنے سے عورت کو طلاق لینے کا حق ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے ۔ کہ وہ کوئی نیک صورت پیدا کر دے گا ۔ بہرحال اس مقدمہ کی وجہ سے بھی احمدیت کا کافی چرچا سرکاری حلقوں میں ہوگیا ۔

حکومت کی امداد

مقامی حکومت نے War Bond کے لئے تحریک کی تھی ۔ اور خاص طور پر کوشش کی جارہی ہے ۔ ہمارے احمدی احباب بھی خدا کے فضل سے حصہ لے رہے ہیں اور گورنمنٹ کو ساتھ کے ساتھ یہ بتلایا جارہا ہے ۔ کہ سود وہ نہیں لیں گے ۔ اور بطور امداد کے یہ قرضہ حسنہ ہے ۔ افریقن احمدیوں میں خاکسار نے یہ تحریک کی تھی ۔ کہ وہ فی کس ایک شلنگ امداد دیں ۔ جس پر خدا کے فضل سے ایک معقول رقم جمع ہو چکی ہے ۔ جو عنقریب روانہ کی جائے گی ۔ اور مزید رقم جمع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔

ملاقاتوں کے ذریعہ سے تبلیغ

ملاقاتوں کا سلسلہ بہت حد تک بوجہ مسجد کے کام کے بند ہے ۔ تاہم کوئی نہ کوئی وقت نکال کر معززین کو مل کر بھی اسلام و سلسلہ کی تبلیغ اس عرصہ میں کرتا رہا ہوں ۔ گزشتہ دنوں گورنمنٹ گرلز سکول کی ہیڈ مسٹرس نے مجھے سکول کی ایک تقریب پر دعوت دی ۔ میں جب وقت مقررہ پر پہونچا ۔ تو ملتے ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا میں نے مصافحہ سے انکار کر دیا ۔ اس پر موقعہ کے پیش نظر وہ بھی خاموش رہ گئی اور میں بھی ۔ بعد میں اس نے ایک انگریز سے ذکر کیا ۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا ۔ اگرچہ اس انگریز دوست نے بھی اسے بتا دیا کہ یہ کسی مذہبی اصول کی وجہ سے ہوگا ۔ مگر مجھے جب معلوم ہوا ۔ تو میں پھر اس سے ملا ۔ اور سلسلہ کی انگریزی کتب بھی اس کے لئے لے گیا اور مصافحہ نہ کرنا کی حکمت و فلاسفی بتائی ۔ جس پر وہ بہت شکر گزار ہوئی ۔ اور دیر تک مذہبی گفتگو کرتی رہی ۔ اور کتب کا شوق سے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا بعض دیگر معزز یوروپین کو بھی اسلام و سلسلہ کی تبلیغ کی گئی ۔ برادرم احمد سانا اور امری عبیدی خدا کے فضل سے تبلیغ کے کام میں مصروف رہے اور افریقن کو سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے رہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

آگ بجھانے کا کام

مورخہ ۲۴ ستمبر میں احمدیہ مسجد ٹبورا کی تعمیر کا کام کروا رہا تھا ۔ کہ یک دم ایک طرف سے کچھ فاصلہ پر آگ کے شعلے بلند ہوئے ۔ اس پر احمدیوں کو کام بند کرنے کے لئے کہا ۔ اور بھاگتے ہوئے آگ بجھانے کے لئے پہنچے ۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک احمدی ہی کا مکان تھا ۔ آگ کے شعلے قابو سے باہر ہوتے جارہے تھے ۔ اور پڑوسیوں کے مکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ۔ بعض آدمیوں اور عورتوں کو بالٹیوں میں پانی لانے کے لئے مقرر کیا ۔ بعض کو اسباب نکالنے پر شہر کے ہندوستانی اور غیر احمدی افریقن ایک انبوہ کے باوجود نظارہ دیکھنے میں مصروف رہے ۔ اور احمدی مرد اور عورتیں خاکسار کی معیت میں آگ بجھانے میں مشغول ۔ غیر احمدی افریقن تو کہتے رہے کہ یہ احمدی کا مکان ہے ۔ مگر اسی اثناء میں جب ان کے تین مکانوں کو بھی آگ لگ گئی ۔ تو خدا تعالیٰ نے انہیں توفیق نہ دی ۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کے مکانوں کو آگ سے بچا سکیں ۔ اس موقعہ پر بعض مخالفین نے ہمارے اس طریق کار کو دیکھ کر صاف لفظوں میں کہا کہ یہ ہے اسلام جو احمدیوں نے اس وقت دکھایا ہے شہر کے ایک معزز شخص نے کہا ۔ کہ ان سب لوگوں کو جو کھڑے ہوکر نظارہ دیکھ رہے ہیں سزا دینی چاہیئے ۔ الحمد للہ کہ ہمارے بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک نیک نمونہ پیش کرنے کا موقعہ دیا ۔

درس و تدریس و خطبات

اس عرصہ میں بیس دن قرآن مجید ۔ حدیث ۔ اور مسلم نوجوانوں کے سنہری کارناموں سے درس دیا گیا ۔ عورتوں میں بھی برعایت پردہ چند دن درس دیا گیا ۔ بوجہ رمضان اور کام کی کثرت کے درس کا سلسلہ رمضان کے دنوں میں بند رہا ۔ خطبات جمعہ اس عرصہ میں نو پڑھے گئے ۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے بعض خطبات کا خلاصہ سواحیلی میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احرار کا ذکر معاصر "انقلاب" کے "افکار و حوادث" میں

"احراریوں کا ذکر اب خواب خیال ہو چکا ہے۔ کسی زمانے میں ان حضرات کا بڑا چرچا تھا۔ "احراری ہائی کمان" نے ایک مولوی صاحب کو اس کام پر متعین کیا۔ کہ قادیان میں جا کر قادیانیوں کے مقابلے میں ایک "احراری گڑھ" قائم کریں چنانچہ انہوں نے "گڑھ" قائم کر دیا۔ سنا ہے۔ کہ احراریوں نے وہاں کچھ زمین بھی خریدی اور حضرت کو اس معاملے میں اپنا نمائندہ بنایا۔

"احراری گڑھ" تعمیر کرنے کیلئے بعض بھولے بھالے مسلمانوں نے چند ہزار روپیہ بھی بزرگان احرار کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ وہ تو خدا جانے کہاں غت ربود ہو گیا۔ بقول شخصے کسی کہاں گیا۔ کھچڑی میں۔ اور کھچڑی گئی یاروں کے پیٹ میں۔ لیکن اول الذکر مولوی صاحب کی پارٹی اور آخر الذکر بزرگ کی جماعت میں ہو گئی لڑائی۔ اور نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی۔

دونوں نے تھانہ میں رپٹ لکھوائی مقدمے چلے۔ اچھا خاصا فضیحتا ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دونوں پارٹیاں عدالت کے نزدیک "سچی" ثابت ہوئیں۔ اور طرفین کے کوئی اکیس بائیس آدمیوں سے سال سال بھر کیلئے نیک چلنی کی ضمانتیں لے لی گئیں ——— چلئے قصہ ختم ہوا۔ قادیان کی ساری احراری آبادی انہی بائیس بزرگوں پر مشتمل تھی۔ اور یہی حضرات بدمعاشوں اور لفنگوں کی طرح زیر ضمانت ہو گئے۔ گئے تھے قادیانیوں کا چال چلن درست کرنے اور خود بد چلن قرار پا گئے۔

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمائیں

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان احباب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ دسمبر ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمائیں۔ جو دوست ۲۰ نومبر تک اپنا چندہ ارسال نہ فرمائینگے ان کے نام یکم دسمبر کو وی۔ پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ منیجر الفضل

۱۶۱۳۸ - عبد الرحیم شریف احمد صاحب
۱۶۱۴۶ - منشی احمد دین صاحب
۱۶۱۵۸ - ... ضیاء الحق خانصاحب
۱۶۱۶۰ - بابو عبد الغنی صاحب
۱۶۱۶۱ - دہلی فوٹو ہاؤس
۱۶۱۶۴ - شمس الدین احمد صاحب
۱۶۱۶۹ - نجابت ظہیر احمد صاحب
۱۶۱۸۲ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۶۱۸۶ - مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۹۰ - ملک عبد الرحمن صاحب
۱۶۱۹۱ - راجہ عبد الحمید صاحب
۱۶۱۹۵ - منشی علی احمد صاحب
۱۶۱۹۶ - چودہری عبد اللطیف صاحب
۱۶۱۹۷ - میاں محمد بخش صاحب
۱۶۱۹۸ - سلطان صلاح الدین صاحب
۱۶۲۰۲ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۲۰۳ - مولانا منصور احمد صاحب
۱۶۲۰۶ - چودہری بدر الدین صاحب
۱۶۲۰۰ - نذیر حسین صاحب
۱۶۲۰۸ - عبد الرشید صاحب
۱۶۲۱۳ - سید محمود صاحب

۱۶۲۱۵ - احمد الدین صاحب
۱۶۲۲۱ - بابو عبد الغفور صاحب
۱۶۲۳۰ - مرزا گلزار حسین صاحب
۱۶۲۳۶ - رشید احمد صاحب
۱۶۲۳۸ - صادق محمد صاحب
۱۶۲۴۰ - محمد بشیر صاحب
۱۶۲۴۱ - چودہری غلام دستگیر صاحب
۱۶۲۵۰ - پیر عبد القدوس صاحب
۱۶۲۶۱ - لطیف احمد صاحب
۱۶۲۸۵ - میاں محمود گل صاحب
۱۶۲۸۶ - نذیر احمد صاحب
۱۶۲۸۸ - بشیر احمد خانصاحب
۱۶۲۹۸ - مس مریم خاتون صاحبہ
۱۶۳۰۱ - بابو محمد عبد اللہ صاحب
۱۶۳۰۲ - چودہری حیات محمد صاحب
۱۶۳۰۳ - محمد ابراہیم صاحب
۱۶۳۰۶ - راجہ غلام حیدر صاحب
۱۶۳۰۹ - عبد الرحمٰن صاحب
۱۶۳۱۸ - مولوی غلام صفدر صاحب
۱۶۳۳۴ - بشیر احمود صاحب
۱۶۳۳۵ - مولوی عبد القادر صاحب

۱۶۳۳۶ - سردار محمد صاحب
۱۶۳۳۸ - حافظ عبد الرحمٰن صاحب
۱۶۳۴۰ - ماسٹر غلام احمد صاحب
۱۶۳۴۵ - چودہری نعمت اللہ صاحب
۱۶۳۴۹ - میراں بخش صاحب
۱۶۳۵۵ - سید محمد حسین صاحب
۱۶۳۵۷ - جمعدار بشیر احمد صاحب
۱۶۳۶۴ - میاں عبد الرشید صاحب
۱۶۳۶۷ - چودہری مبشر احمد صاحب
۱۶۳۷۴ - مولوی عبد الغفور صاحب
۱۶۳۷۹ - خواجہ محمد عبد الغنی صاحب
۱۶۳۸۰ - ڈاکٹر غلام حیدر صاحب
۱۶۳۸۱ - عبد القادر صاحب
۱۶۳۸۲ - جی۔ اے چودہری صاحب
۱۶۳۸۴ - محمد ابراہیم صاحب
۱۶۳۸۹ - میر مشتاق احمد صاحب
۱۶۳۹۰ - سید عبد الغفور صاحب
۱۶۳۹۱ - شیخ عبد الواحد صاحب
۱۶۳۹۲ - رحیم الدین صاحب
۱۶۳۹۳ - بابو عبد الرحمٰن صاحب
۱۶۳۹۴ - سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۶۳۹۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۶۴۰۳ - چودہری اسد اللہ خانصاحب
۱۶۴۰۴ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۶۴۰۷ - محمود صادق صاحب
۱۶۴۱۴ - شیخ غلام محمد صاحب
۱۶۴۱۸ - ملک برکت علی صاحب
۱۶۴۲۰ - مرزا رحمت اللہ صاحب

اعلان نکاح

خواجہ سلیم احمد صاحب بی۔ اے۔ ابن خواجہ عبد القیوم صاحب قادیانی کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر بلقیس جمالی بنت چودہری مظفر علی خان صاحب آف انڈین ریجرز لاہور سے ساکن مورخہ ۱۸ ماہ نومبر ۴۲ء کو حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین اور احمدیت کیلئے بابرکت ہو۔ آمین

الراقم میاں عبد الرزاق قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ اکتوبر بعد نماز عصر چودہری عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے کا نکاح خاکسار کی ہمشیرہ سکینہ بیگم صاحبہ کیساتھ بعوض مبلغ چھ صد روپے حق مہر مولوی شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسجد فضل لائلپور میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ناصر الدین محمود از لائلپور

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ اور شنگرف وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض مثلاً پوریٹ۔ البومن۔ شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی استعمال کیا۔ اس کو ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں

قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں

پتہ: طبیہ عجائب گھر قادیان

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو تلخی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میلہ ننکانہ صاحب ۲۱ سے ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء تک

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ننکانہ صاحب کے میلہ کے موقعہ پر یہ ممکن نہیں ہوگا۔ کہ ننکانہ صاحب تک یا وہاں سے زائد گاڑیاں چلائی جائیں اور نہ ہی موجودہ گاڑیوں میں زیادہ گنجائش کا انتظام کیا جا سکیگا۔ لہذا سفر کا ارادہ رکھنے والے مسافروں کو پرزور مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹ ۱۱/۴۲ سے ۲۴ ۱۱/۴۲ تک ننکانہ صاحب یا ننکانہ صاحب اسٹیشن سے تیس میل کے قطر کے اندر کسی اسٹیشن تک سفر نہ کریں۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نیک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے ——— پتہ ——— ہیک ورکس قادیان

B. 96

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ (۱) روہڑی۔ رُک۔ جیکب آباد (۲) لاڑکانہ دادو کے سٹیشنوں کے درمیان تھرو آمد و رفت دوبارہ شروع ہو جائیگی۔ اور مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء کو اور اس کے بعد مندرجہ ذیل پسنجر گاڑیاں اُن کے بالمقابل دیئے ہوئے اوقات کے مطابق چلیں گی۔

گاڑیوں کا نمبر	اسٹیشن روانگی	اوقات روانگی	اسٹیشن آمد	اوقات روانگی
۹ اَپ	روہڑی	۱۵ بجکر ۲۵ منٹ پر	کوئٹہ	۸ بجکر ۴۵ منٹ پر
۵۳ اَپ	روہڑی	۱۹ بجکر ۵ منٹ پر	کوئٹہ	۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر
۱۰ ڈاؤن	کوئٹہ	۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر	روہڑی	۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر
۵۴ ڈاؤن	کوئٹہ	۱۰ بجکر ۵۵ منٹ پر	روہڑی	۹ بجے
۱۶۷۔ اَپ	روہڑی	۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر	سکھر	۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر
۱۶۸۔ ڈاؤن	سکھر	۱۴ بجکر ۳۲ منٹ پر	روہڑی	۱۴ بجکر ۵۵ منٹ پر
۱۹۵۔ اَپ	دادو	۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر	رُک	۱۶ بجکر ۲۰ منٹ پر
۱۸۹۔ اَپ	لاڑکانہ	۷ بجکر ۱۲ منٹ پر	رُک	۹ بجکر ۵ منٹ پر
۱۹۶۔ ڈاؤن	رُک	۱۳ بجکر ۲۵ منٹ پر	لاڑکانہ	۱۵ بجکر ۲۰ منٹ پر
۱۹۰۔ ڈاؤن	رُک	۱۷ بجکر ۱۵ منٹ پر	لاڑکانہ	۱۹ بجکر ۱۰ منٹ پر
۱۶۹/۱۷۰۔ ڈاؤن	روہڑی	۳ بجکر ۲۵ منٹ پر	دادو	۱۱ بجکر ۵ منٹ پر
۱۷۸/۱۷۷ ڈاؤن	دادو	۱۶ بجکر ۳۵ منٹ پر	روہڑی	۰ بجکر ۲۰ منٹ پر
۲۹۱ ڈاؤن	کوئٹہ	۱۱ بجکر ۵ منٹ پر	سپیزنڈ	۱۱ بجکر ۵۸ منٹ پر

کوٹڑی۔ دادو سیکشن اور لاڑکانہ۔ سلرڈ سیکشن۔ شاہ داد کوٹ۔ جیکب آباد سیکشن پر اب گاڑیاں موجودہ وقت کی طرح ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی کے انتظامات کے ماتحت چلیں گی۔

(۱) ۵۴۔ ڈاؤن کوئٹہ سے ۱۶ بجکر ۵۵ منٹ پر مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء کو چلیں گی اور لاہور کو سیدھی روانہ ہو جائیں گی۔

(۲) ۱۰۔ ڈاؤن کوئٹہ میل کوئٹہ سے مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر چلنا شروع کرے گی۔ اور سیدھی کراچی شہر کو روانہ ہوگی۔

(۳) ۹۔ اَپ کوئٹہ میل ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء کو ۱۴ بجکر ۴۵ منٹ پر روہڑی پہنچیگی۔ اور پھر سیدھی کوئٹہ کو روانہ ہو جائے گی۔

(۴) ۴۴۔ ڈاؤن مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء کو ۱۸ بجکر ۴۰ منٹ پر روہڑی پہنچیگی۔ اور وہاں سے ۱۹ بجکر ۵ منٹ پر بطور ۵۳۔ اَپ گاڑی کے کوئٹہ کو روانہ ہوگی۔

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء اور اس کے بعد ۱۸۔ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس ۷ بجے لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور ۱۶ بجکر ۵۵ منٹ پر ہوڑہ پہنچیگی۔

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء کو ۱۸۔ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس گاڑی لاہور سے نہیں چلے گی۔ پر چلے گی۔ اور ۱۸ بجکر ۵ منٹ پر لاہور پہنچا کرے گی۔ اور اس تاریخ سے مندرجہ ذیل گاڑیوں کے اوقات میں بھی انکے بالمقابل دیئے ہوئے وقت کے مطابق ترمیم کی جاتی ہے۔

گاڑیوں کے نمبر	اسٹیشن روانگی	اوقات روانگی	اسٹیشن آمد	اوقات آمد
۱۱۵۔ اَپ	امرتسر	۱۳ بجکر ۴۰ منٹ پر	لاہور	۱۵ بجکر ۱۵ منٹ پر
۱۱۹۔ اَپ	لدھیانہ	۱۰ بجکر ۲۵ منٹ پر	لاہور	۱۶ بجکر ۵ منٹ پر
۳۳۔ اَپ	لدھیانہ	۱۹ بجکر ۴۳ منٹ پر	لاہور	۰ بجکر ۳۴ منٹ پر

درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات کے متعلق متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

لاہور۔ کوئٹہ تھرو سروسز گاڑیاں

ایک بوگی جس میں اول اور دوم درجہ کی گاڑیاں ہونگی۔ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء سے ۸۔ ڈاؤن/۹ اَپ کے ساتھ بطور تھرو سروسز گاڑی کے چلے گی۔ اور کوئٹہ سے ۱۰ ڈاؤن/۷ اَپ میل گاڑی کے ایک بوگی جس میں درمیانہ درجہ لگیج (LUGGAGE) اور بریک (BRAKE) بھی ہوگی۔

مندرجہ ذیل طریق پر چلیں گی:۔

لاہور سے ۸۔ ڈاؤن میل کے ساتھ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء اور اس کے بعد

کوئٹہ سے ۱۰۔ ڈاؤن میل کے ساتھ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۴۲ء اور اس کے بعد

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمّٰی تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۱؍ چھوٹی شیشی ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان

۱۔ حسب ریزولیوشن غیر معمولی میٹنگ منعقدہ مورخہ ۶/۴۲-۱۴ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ حصہ داران (ایسے حصہ دار جن کے حصص ضبط نہیں ہو چکے) کو اُن کی اداشدہ رقوم سرمایہ پر ۱۰ فیصدی منافع تقسیم ہوگا۔ قادیان کے لوکل حصہ دار اپنا حصہ منافع دفتر سٹار ہوزری سے تین بجے سے پانچ بجے تک وصول کر سکتے ہیں۔ لیکن بیرونی حصہ داروں کو انکا حصہ منافع بذریعہ منی آرڈر بعد وضع فیس منی آرڈر دس روز کے بعد روانہ ہونا شروع ہوگا۔

۲۔ جو اصحاب حصص خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ اُنکی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خرید حصص کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔

۳۔ جن حصہ داروں کے حصص ضبط ہو چکے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے حصہ جات کی بقایا رقوم معہ ۲؍ فی حصہ تاوان ۱۰ جنوری ۱۹۴۳ء تک ادا کر کے اپنے حصہ جات بحال کرائیں۔ فقط

مینجنگ ڈائریکٹر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۸ نومبر۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹیونس میں بیزرٹہ کا ہوائی اور بحری اڈہ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ کل مشرق کی طرف بڑھنے والی اتحادی فوجوں کے لئے راستہ بنانے کے لئے ٹیونس میں ایک اہم مقام پر اتحادی فوجیں پیراشوٹوں سے اتاری گئیں۔ آسمان چھاتا فوج سے پرے اتحادی فوجیں ایک طرف جنوبی ٹیونس کی طرف اور دوسری طرف بیزرٹہ اور شمالی ٹیونس کی طرف ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں۔

میڈرڈ ۱۷ نومبر۔ سپین میں بری۔ بحری اور ہوائی فوج کی جزوی لام بندی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جنرل فرانکو نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ موجودہ جنگ کا اثر اس علاقہ پر بھی ہوا ہے۔ جو بالکل پُر امن تھا۔ اور سپین اور اس کی نوآبادیات کے بہت قریب جنگ پہنچ گئی ہے۔ اسلئے لام بندی کی کچھ سرگرمیاں ضروری ہیں۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ شمالی افریقہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رومیل ٹیونس میں پہنچ گیا ہے۔ وہ اس امر کی انتہائی کوشش کر رہا ہے کہ محوری فوجوں کو اتحادی فوجوں کے خلاف ان بڑے بڑے مرکزوں پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہیں پورے طور پر منظم کرے۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ الجیریا کے سرکردہ اشخاص کو نظر بند کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ وہ شمالی افریقہ میں اتحادیوں کی سرگرمیوں میں روڑا اٹکا رہے ہیں۔ اگر ان نظربندیوں کے متعلق کوئی مظاہرہ کیا گیا۔ تو انہیں سختی سے دبا دیا جائیگا۔ اعلان میں مزید درج ہے کہ افریقہ سے محوری فوجوں کو نکال دینے اور یورپ تک انکا تعاقب کرنے کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ شمالی افریقہ میں بیشمار فوجیں اور سامان جنگ اکٹھا کیا جائے۔

قاہرہ ۱۸ نومبر۔ مشرقی وسطی کے ایک سرکاری اعلان میں درج ہے کہ آٹھویں فوج ایک وسیع محاذ پر لیبیا میں دشمن کا تعاقب کر رہی ہے کل یہ فوج ایک ایسی جگہ پہنچ گئی۔ جو بن غازی سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

برطانوی کمانڈر انچیف جنرل الیگزنڈر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس امر کا بہت امکان ہے کہ دشمن ال عگیلا میں عارضی طور پر مقابلہ کریگا۔ جہاں اس نے مضبوط حفاظتی مورچے بنا رکھے ہیں۔ لڑائی کے پہلے دور میں ہم کامیاب ہوئے ہیں۔ دشمن بہت گھبرایا ہوا ہے۔ مگر وہ اچھا جنگجو ہے اور فضا اور سمندر سے کمک کی انتظار کرتے ہوئے عقبی لڑائیوں سے ہمیں روکے رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح سے اگرچہ اس کے پانچ سو ٹینکوں میں سے صرف پندرہ بچے ہیں۔ مگر مزید زبردست لڑائی کا اندیشہ ہے۔

لائلپور ۱۸ نومبر۔ مسٹر جناح نے سردار سمپورن سنگھ ایم۔ ایل۔ اے کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس موقعہ پر بہت سے مقامی اکالی لیڈر اور سردار کرتار سنگھ ایم۔ ایل۔ اے بھی موجود تھے۔

لائلپور ۱۹ نومبر۔ آج مسلم لیگ کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں پنجاب کی سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

لائلپور ۱۸ نومبر۔ بلدیہ لائلپور کرسچن ایسوسی ایشن۔ پنجاب آدھرمی ایسوسی ایشن اور لائلپور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے بھی مسٹر جناح کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے۔ مسٹر جناح نے کرسچن ایسوسی ایشن اور آدھرمیوں کو اطمینان دلایا۔ کہ مسلم حکومت انکے قومی مفاد کا ہر طرح خیال رکھے گی۔ اور ان کے مفاد کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ کیونکہ قرآن حکیم کا یہی فرمان ہے کہ مسلم حکومتوں کو اقلیات کے مفاد کا ہر حالت میں پاس رکھنا چاہیئے۔ مسٹر جناح نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر کہا۔ کہ وہ آج آپکے جہاز کی کمان ایک اچھے کپتان کے ہاتھ میں ہے جو نہایت اچھی حکمت عملی اور سیاستدانی سے اس جہاز کو منزل مقصود کی طرف لے جا رہا ہے سر سکندر حیات خان نے پنجاب کی طرف سے مسٹر جناح کی خدمت میں تہ دل سے خوش آمدید کہی۔ اور کہا کہ مسلم قوم کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کی راہنمائی مسٹر جناح جیسی بے لوث ہستی کر رہی ہے وقتاً فوقتاً مسٹر جناح سے بعض جزوی امور پر اختلاف بھی رہا ہے۔ مگر جس وقت بھی میری غلط فہمیاں رفع ہوئیں۔ میں نے اکثریت کے فیصلے کے سامنے گردن جھکائی۔ میں لاہور ریزولیوشن کی پوری حمایت کرتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ میرا نیا فارمولا لاہور ریزولیوشن کے مفاد کے منافی نہیں۔ آپ نے اقلیتوں کو یقین دلایا کہ ان کے مفاد بالکل محفوظ رہیں گے۔ سر سکندر حیات خان نے اپنی تقریر کے خاتمے پر اعلان کیا۔ کہ علامہ مشرقی کے اعلان کے بعد حکومت پنجاب نے حکومت ہند سے سفارش کر دی ہے کہ خاکساروں پر عائد شدہ پابندیاں رفع کر دی جائیں۔ اس موقعہ پر اجلاس میں دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔ اسکے بعد ضلع لائلپور کی تمام قوموں کی طرف سے مسٹر جناح کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ ایڈریس سردار بہادر دلباغ سنگھ نے پڑھا۔ جو مشہور مقامی سکھ لیڈر ہیں۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ حکومت ہند نے ہندوستانی ساخت کے تمام ہوادار ٹائروں اور ٹیوبوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ اسلئے کوئی شخص انہیں زیادہ قیمت پر فروخت نہیں کر سکتا۔ ٹائر راشننگ آرڈر مصدرہ ۱۹۴۲ء کی اغراض کے لئے منظور شدہ تمام دوکانداروں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی دوکانوں میں نرخنامہ کو نمایاں طور پر لگا کر رکھیں۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ دشمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں کی سات بڑی فوجیں لینن گراڈ سے لیکر سٹالن گراڈ تک ایک لمبے محاذ پر جمع ہو رہی ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ روسی سردیوں میں زبردست یلغار کرنا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ نیوگنی میں آسٹریلیا اور امریکہ کی فوجیں بونا کی طرف بڑھ رہی ہیں جو شمال مشرقی نیوگنی میں جاپانیوں کا سب سے بڑا اڈہ ہے۔ کل اتحادی فوجوں نے ایک ایسے گاؤں پر قبضہ کر لیا تھا جو بونا سے ۳۰ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے وادی چنڈوین میں جاپان کے مشہور اڈوں پر بم برسائے۔ برما کی سرحد کے قریب برما کے علاقے میں فریقین کے دیکھ بھال کرنے والے دستے گشت کرنے میں معروف ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹے کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ چنڈ نامی پہاڑی کے قریب برطانوی اور جاپانی دستوں میں اچھی خاصی جھڑپ ہوئی۔ برطانوی دستے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور دشمن لڑائی کے نتیجے میں پیچھے ہٹ گیا۔

چنگ کنگ ۱۷ نومبر۔ نیشنل ملٹری کونسل نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں جنگ شروع ہونے سے اکتوبر ۱۹۴۲ء کے آخر تک چین میں ۳۰ لاکھ جاپانی سپاہی ہلاک ہوئے۔ میدان جنگ میں بیس لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ اور چھ لاکھ کے قریب مختلف مقامات پر چینی فوجوں کا شکار ہوئے۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ سر میاں فضل حسین صاحب کی بیگم صاحبہ نے آج بوقت شام داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ حال ہی میں آپ کو اختلاج قلب کی شکایت ہو گئی تھی۔

ماسکو ۱۸ نومبر۔ رائٹر کے جنگی نامہ نگار کا خیال ہے کہ روس میں ۱۹۴۲ء کے جرمن حملے کی انتہا ہوتی جا رہی ہے۔ اور بعض مقامات پر جرمن فوجوں کا زور ٹوٹتا جا رہا ہے۔ سٹالن گراڈ پر جرمنوں کے ٹینکوں اور طیاروں کا بھاری نقصان ہو چکا ہے۔ اور موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ اب سٹالن گراڈ کے محاذ پر جرمنوں کی کسی بڑی یا چھوٹی فتح کی توقع ایک احمقانہ تخیل ہے۔ نالچک اور ٹواپسی میں روسی متوازی طور پر جرمنوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

انقرہ ۱۸ نومبر۔ اٹلی سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں جرمنی اور اٹلی کی سرحدوں کو قلعہ بند کر رہی ہیں۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

ملیریا کی نہایت مجرب دوا! ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھائیے۔ تقسیم کر کے ثواب لیجئے۔ دیگر مردانہ پوشیدہ امراض نسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔

ہائمن ریلیف سروس نیمچ سی۔ آئی

NEEMUCH. C.I

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر